Scan: http://www.new.dli.ernet.in/
PDF: http://www.KetabFarsi.com

تصویر نور

یعنی سراپای مبارک باشمائل قدس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

مصنفہ

شمس العلما خان بہادر نواب عزیز جنگ ولا تخلص

سنہ ۱۳۱

اسکی رجسٹری ہو چکی ہے اور مصنف کے تمام حقوق محفوظ ہین

مطبع عزیز المطابع

تقریظ نتیجۂ کلک فضا رقم حضرت مولانا مولوی سیّد مہدی نور الضیاء الدین صاحب مفتی مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

خُلِقتَ مُبرّأً مِن کُلِّ عَیبٍ
کَأَنّکَ قَد خُلِقتَ کَمَا تَشَاءُ

دورِ عثمانی کے برکات کا یہ بہترین یادگار ہے کہ شمس العلما خان بہادر نواب عزیز جنگ بہادر المتخلص ولاؔ نے سراپائے اقدس حضرت سرورِ عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اِس خوبصورتی کے ساتھ تصنیف فرمایا جس کو دیکھ کر ہر ایک صاحبِ ایمان کے دل سے فرمانروائے عہد کے حق میں دعائے خیر نکلتی ہے جس کے عہدِ میمنت کی یہ خصوصیت اور برکت ہے کہ اہلِ کمال ایسے مبارک کاموں کی جانب متوجہ ہیں۔ لائق مصنّف کی زبان کی سلاست اور حلاوت بندش کی چستی مضامین کی بلندی میں یہ مجموعۂ نعت سراپا ممتاز ہے۔ اسکا عالمانہ انداز ہر ایک بند میں شاعری کے ساتھ محبت کا پہلو لئے ہوئے اور عاشقانہ رنگ میں یہ کام فاضل مصنّف ہی کا حصہ ہے۔ میری دعا ہے کہ مصنف کی یہ محنت مقبول بارگاہِ صمدی۔ وسیلۂ نجات اور ذریعۂ برکات ہو۔ آمین۔ اِنّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیٍٔ قَدِیر۔

تصویر پری است یا کہ نقش حورے
دارد ز تجلیش فروغ طورے
تاریخ بگوشش بہ طبع ضیاست
تصویر محمدی سراپا نورے
۱۳۳۸ھ

تقریظ تاریخی ریختہ کلک بلاغت رقم جناب مولوی سید غلام جبار صاحب فاضل رکن مجلس عالیہ عدالت

هو العزیز

النقش من قلم المولا النابغ العالی بکمالہ

ما احسن التصویر دالکشفان الذی جمالہ

ما احسن مقالہ

تاریخہ الفاضل نقش محسن مقالہ

اتصویر نور محمد صلوا علیہ وآلہ

۱۳۳۸ھ

بندہ غلام جبار

۱۳۳۸

حیدری

فہرست مضامین تصویر نور

نشان سلسلہ	ابواب	نشان صفحہ
۱	۲	۳
۱	دیباچہ	۶
	باب اول متعلق بہ تعمیمات سراپاے مبارک	
۲	چہرۂ مبارک	۹
۳	جسم مبارک	۱۱
۴	پوست مبارک	۱۳
۵	رنگ مبارک	۱۴
۶	قامت مبارک	۱۵
۷	ملبوس مبارک	۱۷
۸	سایۂ مبارک	۲۰
۹	خوے مبارک (پسینہ)	۲۱
	باب دوم متعلق بہ تخصیصات سراپاے مبارک	
۱۰	سر مبارک	۲۳
۱۱	دماغ مبارک	۲۶

۱۲	گیسوے مبارک	۲۸
۱۳	فرقِ سرِ مبارک	۳۰
۱۴	جبینِ مبارک	۳۲
۱۵	کاکلِ مبارک	۳۴
۱۶	ابروے مبارک	۳۶
۱۷	چشمِ مبارک	۴۰
۱۸	مردمکِ مبارک	۴۳
۱۹	مژگانِ مبارک	۴۵
۲۰	نگاہِ مبارک	۴۷
۲۱	عارضِ مبارک	۵۰
۲۲	بینی مبارک	۵۲
۲۳	گوشِ مبارک	۵۴
۲۴	زلفِ مبارک	۵۷
۲۵	دہانِ مبارک	۶۰
۲۶	لبِ مبارک	۶۳

۲۷	زبانِ مبارک	۶۵
۲۸	آوازِ مبارک	۶۹
۲۹	دندانِ مبارک	۷۳
۳۰	زنخدانِ مبارک	۷۴
۳۱	ریشِ مبارک	۷۶
۳۲	بروتِ مبارک	۷۸
۳۳	غبغبِ مبارک	۸۰
۳۴	گردنِ مبارک	۸۳
۳۵	دوشِ مبارک	۸۶
۳۶	بغلِ مبارک	۸۸
۳۷	مُہرِ نبوّت	۸۹
۳۸	دستِ مبارک	۹۱
۳۹	بازوئے مبارک	۹۴
۴۰	آرنج مبارک (کہنی)	۹۵
۴۱	ساعد مبارک (کلائی)	۹۶

۴۲	پنجۂ دستِ مبارک	۹۷
۴۳	کفِ دستِ مبارک	۹۸
۴۴	انگشتانِ دستِ مبارک	۹۹
۴۵	ناخنِ دستِ مبارک	۱۰۰
۴۶	پشتِ مبارک	۱۰۲
۴۷	سینۂ مبارک	۱۰۳
۴۸	قلبِ مبارک	۱۰۴
۴۹	شکمِ مبارک	۱۰۶
۵۰	کمرِ مبارک	۱۰۷
۵۱	پاے مبارک	۱۰۸
۵۲	رانِ مبارک	۱۱۰
۵۳	زانوے مبارک	؍؍
۵۴	ساقِ مبارک	۱۱۱
۵۵	کعبِ مبارک	؍؍
۵۶	قدمِ مبارک	۱۱۲

۵۷	پنجہ پاے مبارک و پاشنۂ مبارک	۱۱۲
۵۸	کفِ پاے مبارک	؍؍
۵۹	ناخن پاے مبارک	۱۱۳
۶۰	نعلینِ مبارک	؍؍
۶۱	رفتار مبارک	؍؍
۶۲	خاتمہ سراپا	۱۱۴
۶۳	دُعا	۱۱۵
۶۴	قطعات تاریخی سراپا	۱۱۸

تصویر نور

یعنی سراپاے مبارک باشمائل اقدس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

مصنفہ

شمس العلماء خان بہادر نواب عزیز جنگ ولا تخلص

سنہ ۱۳۳۸

اسکی رجسٹری ہو چکی ہے اور مصنف کے تمام حقوق محفوظ ہین

مطبوعہ عزالمطابع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سراپا ہون تصدق اے ولا اس دستِ قدرت پر　　　بنائی ایسی مورت خود ہے عاشق جسکی صورت پر
مین آئینہ ہون اُس تصویر کا جسکی نزاکت پر　　　نزاکت ہے فدا صنعت ہے قربان حُسنِ صنعت پر

اسی مورت اسی تصویر کا عالم مین شُہرا ہے
اسی معشوق و محبوبِ خدا کا یہ سراپا ہے

۲
مرے دل مین سراپا اشتیاقِ نعتِ سرور ہے　　　مین ہون شاگرد استادِ ازل میرا وہ رہبر ہے
مرا ممدوح معشوقِ رُسل محبوبِ داور ہے　　　قصیدہ یہ مرا الحمدِ قرآن کے برابر ہے

ز تشبیبِ غزل بگریزم اینجا در سخن گفتن
کہ می خواہم بتاریک نفس صد گہر جان سفتن

۲
زمین شعر پہ فکر رسا ہے آسمان میری
فصاحت کے چمن مین مثل سوسن ہے زبان میری
سفینہ ہے بحور شعر مین طبع روان میری
ولا عشق گل وبلبل سے بہتر داستان میری

مین محبوب خدا کا عاشق صادق ہون دنیا مین
امید وصل جس معشوق کی ہے مجکو عقبیٰ مین

۴
حسینون سے سوا ہے اس مرے معشوق کی صورت
سراپا حسن مین ظالم ہین وہ یہ آیۂ رحمت
فرشتون سے ہی فائق اس مرے محبوب کی سیرت
وہ اپنے عاشقون کے حق مین دوزخ ہین یہ جنت

ولا مشہور ہے ظلم وستم انکا زمانے مین
یہان لطف وکرم اس کا سنو گے اس فسانے مین

۵
حسینان جہان معروف اپنی بیوفائی سے
پریزادان وہر آئینہ رو ہین خودنمائی سے
مرا معشوق ہے مشہور پیمان کی سچائی سے
مرا محبوب ہے آئینہ دل دل کی صفائی سے

خیال انکو نہین اپنی پرانی آشنائی کا
مرے دلدار کے دل مین لحاظ اپنے فدائی کا

۶
بحمد اللہ مین حلیہ نگار جسم سرور ہون
بنی ہین کیا مری آنکھین مین وہ فوٹوگرافر ہون
مین نقاش نقوش دلکش روے پیمبر ہون
دل آئینہ ہے جسپر عکس گیر روے انور ہون

سراپاے محمد کی کتابت کام ہے اپنا

ولا چہرہ نویسِ جسمِ احمد نام ہے اپنا

۷
مصوّر ہون فنِ تصویر قلمی ہے بہت مشکل
تصدّق سے ترے اس فن مین اب استاد ہون کامل
بنا موے پلک کا مو قلم اور لوح میرا دل
ہوا ہے مانی و بہزاد پر مجکو شرف حاصل

اتر آیا تھا تیرا عکس گو آئینۂ دل پر
مگر مائل مرا دل ہو گیا اندازِ مشکل پر

۸
بنایا مو قلم موے خطِ مشکین خوبان سے
سیاہی لی سوادِ دیدۂ محبوبِ کنعان سے
قلم سرمے کا ہاتھ آیا ولا لیلیٰ کی مژگان سے
لبِ شیرین سے تہا شنجرف یا لعلِ بدخشان سے

چمن نے دفترِ اوراقِ گل کو کر دیا کاغذ
اسی سے گلرخون کا صفحۂ عارض بنا کاغذ

۹
سراپاے نبی مین قصد ہے طبع آزمائی کا
سوادِ دیدۂ روشن ہے کاجل روشنائی کا
تعلّی مین نہین کچھ خوف مجکو خود ستائی کا
مرا خونِ جگر شنجرف ہے رنگِ حنائی کا

براوراقِ فلک حُسنِ سراپا گر رقم گردد
سراپاے نیستانِ زمین صرفِ قلم گردد

۱۰
نظر آئی مجھے جسدن سے اس مہتاب کی صورت
تڑپتا ہون مین یادِ حسن مین سیماب کی صورت
مری آنکھون مین پھرتی ہی ولا اس خوابکی صورت
نہ نکلی ہاے تسکینِ دلِ بیتاب کی صورت

سراپا منہمک ہون حُسنِ تصنیفِ سراپا مین
برنگِ آئینہ حیران ہون یادِ لطفِ رُویا مین

جمی رہتی ہین آنکھین حُسنِ تصویرِ خیالی پر
لگا رہتا ہے دل ہر ایک تشبیہِ مثالی پر
کبھی مین آفرین کہتا ہون اپنی خوش مقالی پر
۱۱ کبھی کرتا ہون نفرین اپنی طبعِ لااُبالی پر

غلام اسکا ہون مین اس فن مین مولے ہے مرا مالک
کئے جاتا ہون اپنا کام آگے ہے خدا مالک

بہت کچھ لکھ چکے ہین گرچہ استادانِ نام آور
سہو ہون کا طرز ہے اکی سہو نکا ایک ہی مسطر
کلامِ حضرت محسن و لا اورون سے ہے بہتر
۱۲ مگر جدّت کو بدعت جانتے ہین سب سخن پرور

سراپاے نبی مین بھی نرالا ڈھنگ ہے اپنا
فنِ تصویر مین بھی اور ہی کچھ رنگ ہے اپنا

بابِ اوّل متعلق بہ تعمیماتِ سراپاے مُبارک

چہرۂ مُبارک

منم آن چہرہ پردازے کہ نقشِ چہرہ بردارم
بپرداز نقوشش از نکاتِ او خبر دارم
نگہ دارم کہ از ابروے او تیغے بسر دارم
۱۳ بحفظِ خویشتن موضوعِ خود پیشِ نظر دارم

زجامِ چشمِ مخمورش بمدہوشی کنم کارے

کہ نایداے ولا ہرگز ز دست صنع ہشیارے

۱۴
ولا چھرہ مرا روشن ہے وصف روی تابان سے
نکل آتا ہے چھرہ چاند بنکر جیب گریبان سے
یہی ہے چاند کی منزل بروج جسم انسان سے
نقاب حسن اٹھ جاتی ہے پھر چشم سخندان سے

منم آن چھرہ پردازے کہ بوسد آسمان دستم
بصنعت اوستاد چھرہ پرداز جہانستم[ل]

۱۵
یہی چھرہ بنا حسن آفرین سارے حسینونکا
یہی چھرہ ہے انداز حسین سب نازنینونکا
یہی چھرہ جمال دلنشین حسن آفرینونکا
یہی چھرہ ہے نقش دوربین باریک بینونکا

منم آن چھرہ پرداز گل رنگین روے او
کز آب و رنگ صد بستان فدا ہے رنگ و بوے او

۱۶
مکمل مصحف عارض اسی کا ایک پارہ ہے
(چمن رخسار) کا اس گلشن رخ مین نظارہ ہے
ولا انگشت بینی بھی اسی کا اک اشارہ ہے
گل گوش مبارک بھی اسی کا گوشوارہ ہے

اسی کو مطلع خورشید و برج ماہ کہتے ہین
ہم اسکو چھرۂ پاک رسول اللہ کہتے ہین

۱۷
اسی چھرے مین ہے اس شاہ کی پیشانی انور
اسی مین دیدۂ حق بین بصیرت کا بنا جوہر
اسی مین ابروے پرخم اسی مین زلف سرتاسر
اسی مین عارض گلگون اسی مین بینی اطہر

ل چہرہ پرداز جہان یعنی ایزد تعالیٰ ۱۲

اسی مین وہ لبِ جان بخش ہے چاہ زنخدان ہے
اسی مین ہے وہن جسکے صدف مین سلک دندان ہے

اسی چہرے مین ہے لیلےٰ سواد زلف پیچان ہے
اسی چہرے مین یوسف آپکے چاہ زنخدانسے
۱۸
اسی چہرے مین ہے شیرین لب شیرین کے عنوان ہے
اسی چہرے مین حوران جنان رخسار تابان سے

اسی پر خالق حسن آفرین سو دل سے عاشق ہے
یہی چہرہ جمال وحسن ورعنائی کا خالق ہے

اسی چہرے کو کہتے ہین کتابی سب سخن پرور
اسی مین خط سے ہین اشعار وصف ومیمبر
۱۹
اسی مین صفحۂ عارض شکن ہاے جبین مسطر
کتابی چہرۂ انور کا شیرازہ ہے زلفون پر

روایات مبین مین ہر جگہ اسکے اشارے ہین
ولا یہ کارنامے کاتب قدرت کے سارے ہین

جسم مبارک

صفات جسم اقدس مین کچھ ایسا لطف پاتا ہون
خیال حسن مین آپے سے باہر ہوہی جاتا ہون
۲۰
مسرت سے مین جامے مین نہین پھولے سماتا ہون
کبھی ہنستا ہون مثل گل کبھی مین مسکراتا ہون

کچھ ایسی تازگی میرے تنِ لاغر نے پائی ہے
بڑھاپے مین نئے سر سے جوانی واپس آئی ہے

۲۱
ولا جسم مبارک نور یزدانی کا پتلا ہے
اسی نور مجسم کا مرقع یہ سراپا ہے
جسے خود اپنے ہاتھوں صانع قدرت نے ڈھالا ہے
اسی کا عکس ہے جرم قمر خورشید سایا ہے
زمین پر عمر بھر ہم نے نہ پایا اسکے سائے کو
سمجھتے ہی نہ تھے کچھ آج تک ہم اس کنائے کو

۲۲
اسی جسم منور مین ہین سب اعضاے نورانی
اسی سے ہم کو آتے ہین نظر انوار رحمانی
چمکتی اس مین ہین آنکھین منور ہین پیشانی
اسی مین آینے ہین اور آئینون مین حیرانی
اسی مین ہین کرشمے جلوۂ اسرار عالم کے
اسی مین جا بجا پائے اشارے اسم اعظم کے

۲۳
اسی مین کان ہین دریا ہین جنمین لعل و گوہر ہین
اسی مین بلبل و گل قمری و سرو و صنوبر ہین
اسی مین آسمان ہین جنپہ مہر و ماہ و اختر ہین
اسی مین نیزہ و تیر و کمان شمشیر و خنجر ہین
مزا ملتا ہے اس تشبیہ کا ہر اک سخندان کو
سزا کافر کو ملتی ہے جزا مرد مسلمان کو

۲۴
سراپا تھا تناسب آپکے اعضاے روشن مین
بڑھاپے مین جسامت تھی مگر سستی نہ تھی تن مین
گٹھیلا تھا بدن پھرتی نظر آتی تھی بچپن مین
ولا قوت نہ تھی ایسی کبھی جسم تہمتن مین
مرا تن من فدا اس جثۂ نازک کی نرمی پر

تصدق گرمجوشی خلق کی۔ اس تن کی گرمی پر

تنا ور تھے تن آسانی سے وا ثم آپکو نفرت تن تنہا کیا کرتے تھے اپنی قوم کی خدمت	۲۵	نہ تھی تن پروری تھی تندہی سے آپکو الفت اسی سے تندرستی آپکی تھی جسم کی زینت

ولا تن زیب کی حاجت نہ تھی خود جسم تھا جوہر
رہا کرتی تھی چادر آپکے اعضاے روشن پر

سراپا (جسم اقدس کا سراپا) ہے مرا حامی ولاتے ہیں بہروسہ ہر طرح آئین اسلامی	۲۶	اسی خلق مجسم کے سراپا سے ہوا نامی قیامت میں ولا ممکن نہیں اب ہے مری ناکامی

جلائیگی نہ دوزخ اب قیامت میں مرے تن کو
وسیلہ اپنا کرونگا ولا اس جسم روشن کو

پوست مبارک

ز جلدش پوست برکردن چرا ترک ادب باشد سکوت از دقت مضمون ولا حفظ تعب باشد	۲۷	ہمانا ترکش از اہل سراپاے سبب باشد پے وقت پسند این امتحان وجہ طرب باشد

سراپا خامۂ من پوست می اندازد از ہیبت
ولا سامیشو از دست تا پا او کند ہمت

تن سیمین پہ نازک پوست ۔ ریشم کی قبا کہیے	۲۸	[illegible] نازک جا بجا ہیں انکو کیا کہیے

یہ گلبوٹے ہین اُس کو جامہ نیکی عبا کہیے
سخنگو کچھ نہ کہیے صرف نورانی ردا کہیے

مشجّر پوستینِ گلبدن ہے فصل سرما مین
ولاؔ آبِ رواںؔ[لہ] یا ریشمی ململ ہے گرما مین

۲۹
قباے گل گلابی جسم پر حُسنِ نزاکت ہے
رگونکی سبز بیلین جامدانی کی شباہت ہے
مقدّس پوست کی نرمی مین ریشم کی لطافت ہے
یہان یہ دستکاری صانع قدرت کی صنعت ہے

حقیقت اسکی کہدی پوست کندہ اے ولاؔ ہم نے
صلے مین کی عطا اک پوستین خُلق مجسّم نے

رنگ مبارک

۳۰
ولاؔ رنگِ سخن ایسا نہ تھا آگے کبھی اپنا
ادب سے اُڑگیا اس رنگ مین رنگِ نوی اپنا
یہان رنگ طبیعت آج ہے کچھ اور ہی اپنا
اُلجھ جاتا ہے رنگ آمیزیِ مضمون سے جی اپنا

سراپا مین بندھا جب رنگ ذوق لفظ و معنی کا
حیاسے رنگ پھیکا پڑگیا بھزاد و مانی کا

۳۱
مرے ممدوح محبوب خدا کی موہنی صورت
یہی تصویر عکسی ہے یہی ہے عکس کی رنگت
مری رنگینی تحریر کو اس رنگ سے اُلفت
اب اس تصویر مین کچھ رنگ بھرنیکی نہین حاجت

یہی ہے رنگ نازک عکس ہے یہ نور ایمان کا

لہ آب رواں ۔ ایک کپڑے کا نام (امیر اللغات)

نظر آتا نہین سایہ اسی سے جو ہر جان کا

۴۲
کسی کا رنگ گورا ہے کسی کا رنگ کالا ہے — مگر اپنی صباحت مین یہ گورون سی نرالا ہے
مرے اس شہد نے کیا رنگ نیرنگی نکالا ہے — گلابی رنگ اس کا صبح گلشن کا اُجالا ہے

سخن سنجان اردو گوری رنگت اسکو کہتے ہین
حسینان عرب حسن صباحت اسکو کہتے ہین

۴۳
بغیر رنگ آمیزی یہان ہم صاف کہتے ہین — اسی رنگت کو ارباب بلاغت صاف کہتے ہین
صباحت کو چمک کو رنگ کے اوصاف کہتے ہین — اسی تن کے گلابی رنگ کو شفاف کہتے ہین

بہر ساعت **وؔلا** برمی کند آن لالہ رو رنگے
کہ دارد آب و رنگش در بدن پیراہن تنگے

۴۴
صباحت آپکی رنگت کی تعریف حقیقی ہے — اسی خورشید روے ماہِ کامل کی تجلی ہے
وؔلا تشبیہ گل رو کی یہان کیسی رنگیلی ہے — کہا اس رنگ کو رنگین بیانون نے گلابی ہے

سراپا اس سپیدی مین **وؔلا** سرخی جھلکتی تھی
پسینے سے گلابی عطر کی خوشبو مہکتی تھی

قامت مبارک

۴۵
کھڑا ہون اے **وؔلا** تصویر قامت کیلئے تنکر — عروس نکہت آئی ہے بریّن آج بن ٹھن کر

مضامین سامنے آئے چلے جاتے ہین بن بنکر
مرا محبوب جب چلنے لگا سروِ روان بنکر

اُڑایا مین نے پھر چلتی ہوئی تصویر کا خاکا
سراپا یہ وہی ہے قامتِ دلجوے رعنا کا

۳۶
ولا طفلِ قلم نے کیا سہانا قد نکالا ہے
اسی نے میری صنّاعی کی رونق کو سنبھالا ہے
محبت کیون نہو یہ ہاتھ کی گودیکا پالا ہے
سمجھتا ہون کہ آگے چلکے یہ کچھ ہونیوالا ہے

سہارے سے اسی قامت کے یہ کاغذ پہ چلتا ہے
صفاتِ قد مین یہ مجھ سے بھی آگے چل نکلتا ہے

۳۷
قدِ موزونکو شاعر مصرعِ برجستہ کہتے ہین
ملائک سروِ قد کو سدرۂ نورستہ کہتے ہین
ہم اسکو منتخب اشعار کا گلدستہ کہتے ہین
اسی کا ہم **ولا** شمشاد کو وابستہ کہتے ہین

کہا ہے ملکیون نے نخلِ بستانِ عرب اسکو
عجم مین نونہالِ ہاشمی کہتے ہین سب اسکو

۳۸
تصدق ہوگئی خوبون کی رعنائی اسی قد پر
ولا اوصاف مین ہے ختم زیبائی اسی قد پر
ہوئی قربان حسینونکی دل آرائی اسی قد پر
رسالت کی قبا زیبا نظر آئی اسی قد پر

اگر ہم دیکھ پائین ایک لٹکا حُسنِ قامت کا
تو پھر چرچا ہوا اس عالم مین آثارِ قیامت کا

۳۹
قد بالا ترا روشن ہوا تیری امامت سے
تری تکبیر نے واقف کیا قد اور قامت سے
تری ہم اقتدا مین ہو گئے غافل اقامت سے
ملی یہ آج دولت ہم کو مسجد کی اقامت سے

ز قامت کردنت دریافتم حسن قد و قامت
سرم در اقتداے سجدہ قربان شد بقامت

۴۰
تری قامت مین ہے حسن سراپا کس قیامت کا
قیامت کو تری ٹھوکر سے ڈر ہے اپنی شامت کا
قیامت عکس ہے آئینہ تصویر قامت کا
گریبان چاک ہے پیراہن صبح قیامت کا

نہ ٹھوکر تو نے ماری قبر پر مُردے نہ جی اُٹھے
تری تعظیم کو ہان سرو قد سارے نبی اُٹھے

۴۱
قد آور سے مرا ممدوح اپنے قد مین چھوٹا ہے
شمائل مین میانہ قد اسے یوسف نے لکھا ہے
کسی کوتاہ قد کی ہمرہی مین سرو بالا ہے
قد و قامت مین یہ سرو روان دلجو دل آرا ہے

اسی قامت کو اجرام فلک سدرہ سمجھتے ہین
اسی قامت کو سب حور و ملک طوبےٰ سمجھتے ہین

ملبوس مبارک

۴۲
لباس نظم پہناتا ہون مین نثر رسائل کو
تعلق جسطرح اعضا سے قائم ہے خصائل کو
یہان یوسف بن اسمعیل کے گنج فضائل کو
مجازی حسن سے نسبت ہے ملبوس سائل کو

حقیقی حسن محتاج لباس زر نہیں ہوتا
بوریں دانۂ روشن کبھی گوہر نہیں ہوتا

۴۳
ولا گل پیرہن کو احتیاج پیرہن کیا ہی
جمال گلبدن[1] کو افتقار گلبدن[2] کیا ہی
کسی سیمین بدن کو اقتضاے زیب تن کیا ہی
گل خوش رنگ و بو کو حاجت سیر چمن کیا ہی

لباسِ مکر مین جو حسن عارض کو دکھاتے ہین
حقیقت مین **ولا** نقال بنکر منہ چڑاتے ہین

۴۴
لباس اس سیّد ابرار کا چھ ہاتھ کی چادر
بدل تھی آپکی شلوار کا چھ ہاتھ کی چادر
عوض عمامہ و دستار کا چھ ہاتھ کی چادر
دو شالہ تھی مرے سرکار کا چھ ہاتھ کی چادر

بسر اس سادگی سے آپ فرماتے تھے دنیا مین
تکلّف آپکا مخصوص تھا ملبوس زیبا مین

۴۵
پہنتے تھے لباسِ فاخرہ قاصد کے آنے پر
سحابِ فرق سے موسوم تھا عمامہ اطہر
حریر تن پہ رہتی تھی قبا اور صوف کی چادر
تہ عمامہ ٹوپی بھی رہا کرتی **ولا** اکثر

قمیص سیّد عالم کبھی زیر قبا ہوتا
کبھی ریشِ مبارک پر وہان ڈہاٹا بندھا ہوتا

۴۶
کبھی آپ ایک ہی چادر سے سترِ دست و پا کرتے
کبھی اپنی قبا کو دوش اقدس کی ردا کرتے

[1] گلبدن یعنی نوخیز
[2] گلبدن پارچہ ریشمی

کبھی ملبوس تن مین لنگ ہی پر اکتفا کرتے
کبھی اپنے قمیص صوف مین دن بھر رہا کرتے

قباے گل سہاتی تھی مرے محبوب کے تن پر
گل بستان سے گلبوٹے بنے تھے اسکے دامن پر

۴۷ نماز عید مین رہتا تھا گلگون چادر اتن پر
رہا کرتی تھی اکثر صبح مین شبگون ردا تن پر
خطوط سبز کی چادر کبھی رہتی ولاؔ تن پر
ہوا کرتی تھین اکثر چادرین دن بھر فدا تن پر

شرف راتون مین ملتا تھا رداے زعفرانی کو
ولاؔ اعزاز دن مین چادر جرد یمانی کو

۴۸ قمیص اقدس تن تھا شباہت مین عباے گل
قباے پاک رنگینی مین اپنی تھی قباے گل
چمن مین بلبل رنگین نوا ہے مدح سراے گل
فدا محبوب پہ ہم جس طرح بلبل فداے گل

تصدق آپکی چادر پہ زرین چادر ترسا
رداے سرخی و نیل آپ کی چادر پہ تھی شیدا

۴۹ ازار پاک ہے پاجامۂ سرکار عالی شان
اسی کا نام ہے شلوار اسی کا نام ہے تنبان
سخن گوے زبان آور چہ خوش گفتست در ایران
ازار اللہ ہا قائم کند گہپایہ بر دامان

ولاؔ لنگ مبارک ہمقدم کالی ردا کی تھی
یہی لنگ کمر کافر کے حق مین لنگ خاکی تھی

یہ کس مراد از عکس [illegible] اشارہ بہ [illegible] علم در عکس ۱۲

وِلاؔ کفّار زمین چاہ پر سے جسنے پاؤن پھیلایا
لگایا جس کسی کی آنکھ پر پردہ پڑا پایا
۵۰
وہین اسکی خبر لی آپ نے ایسی کہ گھبرایا
صفات پردہ پوشی تھے اسی ملبوس کا سایا

نھو گا شاعرون مین ہم سے بڑھکر کوئی خوش قسمت
صلے مین اس سراپا کے وِلاؔ ہم کو ملا خلعت

سایۂ مبارک

کھڑا تھا روبرو پایا نھین اس جسم کا سایا
ہوا باریکیون سے موقلم قاصر تو گھبرایا
۵۱
نہ آیا کیا مرقّعے مین عکس پھر فوٹو سے باز آیا
وِلاؔ حلیہ نویسی مین قیافے کا مزا پایا

سراپا چشم ہون آنکھون مین سُرمہ ہے بصیرت کا
مین اس صورت مین پاتا ہون تطابق حُسنِ سیرت کا

تری صورت کے پرتو ہین مہ و خورشید گردون پر
نگہ آنکھون کی بے سایہ ہے جب آنکھین ای سرور
۵۲
زمین پر جوہر روشن کا سایہ پھر پڑے کیونکر
تو پھر امکان سے باہر ہے عکس قامت انور

حقیقت نور کی بے سایگی کی یون نظر آئی
چمک مخفی رہی فوٹو مین او صورت اتر آئی

وِلاؔ شمع منوّر کا ہے پرتو روشنی اسکی
ضیاے نورِ خورشیدِ فلک پرتو بنی اسکی
۵۳
قمر کا سایہ روشن چھٹکتی چاندنی اسکی
کسی جوہر سے ہے وابستہ سایہ افگنی اسکی

ضیاے مہر و مہ کا ہم نے جب سایا نہین پایا
تو پھر اس جوہرِ اجرام کا کیونکر پڑے سایا

۵۴
نہین پڑتا زمین پر روح کا سایہ لطافت سے — عیان ہے سایۂ تن روزِ روشن مین کثافت سے
تنِ نازک ہے فائق جوہرِ جان پر لطافت سے — تعجب ہے لے وَلا اپنی فراست اور ظرافت سے

تعجب کیا اگر سایہ نہین روحِ مجسّم کا
سراپا نور سارا جسم تھا سردارِ عالم کا

۵۵
اسی سایے کو ہم کہتے ہین ظلِّ عاطفت تیرا — سراپا ہے کنایے مین یہان پہلو حقیقت کا
قیامت تک رہیگا فرق عالم پر ترا سایا — یہ وہ سایہ ہے جس سایے کو آنکھون نے نہین دیکھا

نظر آنے لگا کیون کیا یہ کوئی چترِ شاہی ہے
یہ وہ سایہ ہے جو ہمسایۂ ظلِّ الٰہی ہے

۵۶
کسی کے سر پہ ہے ظلِّ ہما یا شاہ کا سایہ — کسی پر سایۂ جن یا ہے مہر و ماہ کا سایہ
کسی کا چاہتا ہے دل کسی درگاہ کا سایہ — مسلمانون کے سر پر ہے رسول اللہ کا سایہ

کوئی سایے مین آتا ہے کوئی سایے سے ڈرتا ہے
ترا مدّاح ظلِّ عاطفت مین چین کرتا ہے

خوے مبارک (پسینہ)